21870 ـ كيا قريب المرگ شخص كے پاس حاضر ہونا واجب ہے، اور وہاں حاضر ہونے والے كو كيا كرنا چاہيے ؟

سوال

ميں اپنے والد كى بيمارى ميں ہر وقت ان كے ساتھ ہى ہسپتال ميں رہتى تھى، ليكن جب انہيں موت آنے لگى تو ميرے ليے كمرے ميں رہنا مشكل ہو گيا اور ميں كمرے سے نكلنے كے بعد واپس كمرہ ميں نہيں گئى، ميرے ليے انہيں مرتے ہوئے ديكھنا ناممكن تھا، كيوں؟
ہو سكتا ہے ميں خوفزدہ تھى، ليكن اب دو برس گزر جانے كے بعد مجھے گناہ اور غلطى كا احساس ہو رہا ہے، اور دن بدن يہ احساس بڑھتا جارہا ہے، ميں اپنے آپ كو كہتى ہوں كہ ميں ايك نيك اور صالحہ بيٹى نہ بن سكى، آپ سے گزارش ہے كہ مجھے يہ بتايا جائے كہ: جب والدين ميں سے كسى ايك كو موت آئے تو ايك نيك اور صالحہ مسلمان بيٹى كو كيا كرنا چاہيے، اور موت كے بعد وہ كيا كرے ؟
آپ كا شكريہ

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب والدين يا كسى رشتہ دار كو موت آئے تو اس كے پاس حاضر ہونے والے شخص كے ليے سنت طريقہ يہ ہے كہ وہ قريب الموت شخص كو لا الہ الا اللہ كى تلقين كرے، يعنى اس كے پاس لا الہ الا اللہ پڑھے تا كہ وہ بھى سن كر يہى كلمات ادا كرے، اور جب وہ شخص مر جائے اور اس كى روح نكل جائے تو اس كى آنكھيں بند كردے، كيونكہ جب روح نكلتى ہے تو آنكھيں اس كا پيچھا كرتى ہيں، اور اس وقت جزع فزع اور نوحہ اور اونچى آواز سے رونا بالكل جائز نہيں ہے.

اور اگر كوئى شخص خوف يا اس قسم كے حالات كى عادت نہ ہونے كى بنا پر وہاں ٹھرنے كى استطاعت نہيں ركھتا تو اس پر كچھ وبال نہيں، ليكن انسان كو چاہيے كہ وہ اپنے آپ كو اس طرح كے حالات كے ليے تيار اور آمادہ كرے، كيونكہ اس سے دل كو زندگى حاصل ہونے ميں مدد حاصل ہوتى ہے، اور بعض اوقات تو شخص كے ليے ايسا كرنا متعين اور ضرورى ہوتا ہے، يعنى اگر اس كے علاوہ كوئى اور شخص نہ ہو جو وہاں ٹھر سكے تو پھر اس كے نہ كرنے سے وہ گنہگار ٹھرے گا.

شيخ عبد الكريم الخضير كہتے ہيں:

اگر کسی مسلمان میت کی آنکھیں بند کرنے، اور اسے ڈھانپنے اور غسل دینے اور اس کی تجہیز و تکفین کے لیے صرف ایك مسلمان شخص کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس رہے تا کہ وہ اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کر سکے.

اور اگر اس شخص کے علاوہ اور مسلمان بھی اس کام کو کرنے والے ہوں تو پھر دوسرے مسلمان سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے.

اور جو شخص قریب الموت مسلمان شخص کے پاس حاضر ہو اس کے لیے مشروع ہے کہ وہ اس پر سورۃ یس کی تلاوت کرے تا کہ روح نکلنے میں آسانی پیدا ہو، اور قریب المرگ شخص کو ثابت رکھتی ہے جیسا کہ اس کی قرآت بعض صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے.

اور اس کی موت اور روح نکل جانے کے بعد میت پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا مشروع نہیں، بلکہ موت کے بعد تو اس کے لیے اس کی مغفرت اور رحمت کے لیے دعاء کرنا مشروع ہے، اور دفن کرنے کے بعد قبر میں سوال و جواب میں اس کی ثابت قدمی کی دعاء کرنی مشروع ہے.

واللہ اعلم .